جماعت اسلامی سے تقریباً چھ ماہ پہلے متعارف ہوا ہوں۔ ہفتہ وار اجتماع میں باقاعدگی سے شرکت کرتا ہوں۔ اب میری یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ جہاد کے بارے میں درس قرآن نے دل کی گہرائیوں تک اثر کیا ہے۔ سوتے جاگتے یہی جذبہ رہتا ہے کہ دشمنان دین کو ختم کر دوں۔ کشمیر' بوسنیا اور فلسطین میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم کی داستان سنتا ہوں تو بے اختیار آنسو آجاتے ہیں' اور اس مجلس میں بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن گھر میں بھی عجیب حالت ہے' چار بہنوں کا بوجھ سر پر ہے۔ گھر کے حالات نے بھی میری روح کو زخمی کر رکھا ہے۔ جب والدہ سے اجازت مانگتا ہوں تو وہ بھی اپنی بپتی داستان غم سناتی ہیں۔ آخر ان کے آگے بھی سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ بہنوں کی ذمہ داری کیا کشمیر کے جہاد سے کم ہے۔ گھر کی باتوں اور درس نے جیسے میرا سکون چھین لیا ہو۔ نمازمیں اور تنہائی کے عالم میں انھیں خیالوں کے بھنور میں کھویا رہتا ہوں۔ بعض دفعہ تو ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ دیواروں سے ٹکرا کر سر پھوڑنے کو دل چاہتا ہے۔ خدا کے لیے قرآن و حدیث کی روشنی میں میری پریشانی کا حل بتائیں۔ کیا مجھے والدہ کی بات ماننا چاہیے یا پھر مجھے گھر سے بھاگ کر جہاد کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ کیا جہاد میں والدین کی اجازت ضروری ہوتی ہے؟

آپ کے حالات دیکھتے ہوئے میرے نزدیک آپ کے لیے صحیح راہ عمل یہی ہے کہ آپ والدہ کا کہنا مانیں اور چار بہنوں کی خبرگیری کریں۔ جہاد کی ایک ہی صورت نہیں' خصوصاً آج کے دور میں' کہ ہر شخص میدان جنگ میں جاکر شہید ہو۔ بلکہ آج کل ایک آدمی محاذ پر ہو گا' تو ۱۰۰ آدمیوں کو پشت پناہی کرنا ہوگی۔ مجاہد کے لیے سازوسامان فراہم کرنا' اس کے گھر والوں کی خبرگیری کرنا' یہ بھی جہاد ہے۔ آپ والدہ اور بہنوں کی خبرگیری کے ساتھ ساتھ یہ خدمات انجام دیں۔ اللہ آپ کو جہاد کا اجر دے گا۔ نبی کریم ؐ نے بھی خصوصی حالات میں جہاد سے رخصت بھی دی ہے' اور جہاد کے بجائے والدین کی خدمت کا حکم بھی دیا ہے۔ صاحب امر کی طرف سے نفیر عام نہ ہو تو جہاد فرض عین بھی نہیں۔

جزئیات پر غیرضروری زور

مسجد کے امام صاحب' ایک حدیث' جو کہ اسوہ رسول اکرم ؐ نامی کتاب کے صفحہ ۲۲۰-۲۲۱ پر درج ہے' منبر کے پاس بیٹھ کر لوگوں کو پڑھ کر سنا رہے تھے۔ اس میں حضور ؐ کے تین زینے چڑھنے کا ذکر تھا۔ میرے ذہن میں منبر رسول کے زینوں کی تعداد کے بارے میں سوال پیدا ہوا۔ کیونکہ تیسرا زینہ تو چبوترہ ہوتا ہے جس پر چڑھا نہیں جاتا۔ مختلف جگہ تلاش کیا' تشفی نہیں ہوئی۔ بعض جگہ زینوں پر چڑھنے کا ذکر ہے۔ بعض جگہ نہیں ہے' مثلاً تحفہ رمضان نامی کتاب میں۔ (سائل نے نہایت تفصیل سے اپنی روداد تلاش بیان کی ہے)۔ اب آپ سے استدعا ہے کہ عالمانہ اور تحقیقی نظر ڈالتے ہوئے بتائیں کہ پہلے' دوسرے اور تیسرے زینوں پہ چڑھنے کے الفاظ کے اضافہ کے ساتھ بیان کردہ حدیث' موضوع حدیث کے زمرے میں آتی ہے یا نہیں؟